تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عظیم الشان تاریخی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے

آنے والی نسلیں آج کے دَور کو مذہب کی تاریخ کا ایک عظیم الشان دَور شمار کریں گی

خطبہ نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | اتوار ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۲ نبوت ۱۳۶۸ہش، ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض خوشخبریاں اپنی تخلیق کے مراحل میں ہیں

تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کی مجموعی مقدار کے لحاظ سے پاکستان خدا تعالیٰ کے فضل سے سرفہرست ہے

امراء زندہ نظام کے زندہ نگران بنیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بمقام بیت الفضل لندن بتاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء

حضورِ انور نے فرمایا گزشتہ جمعہ میں مَیں نے یہ بتایا تھا کہ اس دفعہ پنجاب حکومت نے جماعت احمدیہ کو ربوہ مرکز سلسلہ میں ایک لمبے عرصے کے انقطاع کے بعد خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی اجازت دے دی ہے۔ اگرچہ اجازت اپنی ذات میں بہت ہی کنجوسی کے ساتھ دی گئی ہے۔ کئی ایسی شرائط عائد کی گئی ہیں جن کی رو سے اجازت کے نتیجے میں جو بشاشت پیدا ہونی چاہیئے تھی ویسی نہیں ہو سکتی۔ لیکن بہرحال اجازت ضرور ہے۔ تو اس پہلو سے مَیں نے جماعت کو تاکید کی کہ اس پر بھی شکر واجب ہے اور خدا کا شکر تو ہم ہمیشہ کرتے ہی ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ مگر پنجاب حکومت نے جو معمولی سی شرافت کا اظہار کیا ہے، اس کے نتیجے میں اس حکومت کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے ساتھ ہی مَیں نے یہ بتایا تھا کہ مجھے ڈر ہے کہ علماء یعنی پاکستان کے وہ معاندین جو علماء کہلاتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے درپئے آزار رہتے ہیں ان کو یہ اجازت بہت تکلیف دے گی۔ اور اس کا وہ شدید ردّعمل دکھائیں گے اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ حکومتِ پنجاب پر اس کا کیا اثر پیدا ہوتا ہے۔

مرزا خورشید احمد صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کی گرفتاری

ان دونوں باتوں میں سے پہلی بات اصلاح طلب ہے جو اجازت حکومت پنجاب کی طرف منسوب کی گئی تھی، معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈپٹی کمشنر نے دی تھی اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اپنے اعلیٰ افسروں سے انہوں نے پوری احتیاط کے ساتھ، وضاحت کے ساتھ اجازت حاصل نہیں کی تھی۔ چنانچہ اجازت دینے کے معاً بعد جب علماء نے یہ شور مچایا یعنی ان لوگوں نے جن کو علماء کہا جاتا ہے انہوں نے شور مچایا تو پہلے دن ہی حکومت پنجاب نے احمدیوں کے خلاف شدید ردّعمل دکھایا اور ڈی سی نے زبانی پیغام بھجوایا اے سی کو کہ وہ فوری طور پر دھونس جما کر، جس طرح بھی ہو اس اجازت کو منسوخ کروا کر یہ اجتماع بند کروا دیں۔ اے سی اور پولیس والے نمائندے جماعت پر زور دیتے رہے لیکن جماعت نے یہ موقف لیا کہ جب تک آپ باقاعدہ تحریری طور پر اپنی تحریری اجازت کو منسوخ نہیں کرتے اس وقت تک آپ کا کوئی حق نہیں کہ ہم سے توقع رکھیں کہ ہم ایک جاری اجتماع کو بند کر دیں جس میں شمولیت کے لئے ہزارہا نوجوان دور دراز کا سفر طے کر کے آئے ہیں لیکن انہوں نے اپنا دھونس کا طریق جاری رکھا اور دباؤ ڈالنے کے لئے ناظر صاحب امور عامہ مرزا خورشید احمد صاحب کو ان کے بھائی، جو اس وقت ناظر اصلاح وارشاد ہیں یعنی ایک حصے کے ناظر اصلاح وارشاد ہیں، مرزا غلام احمد صاحب کو پکڑ لیا۔ بغیر کسی وارنٹ کے۔ بغیر کسی تحریری حکم نامے کے اور ان کے ساتھ امور عامہ کے دو کارکنان کو گرفتار کر کے رات کو چھاپہ مار کے وہاں چنیوٹ تھانے میں پہنچا دیا گیا جہاں سے دوسرے دن باقاعدہ جیل میں منتقل کیا گیا۔ ان کی حماقت کی حد یہ ہے کہ جماعت کو یہ پیغام بھی دیا کہ اگر آپ ان دونوں کو چھڑوانا چاہتے ہیں تو ان کے بدلے کوئی اور احمدی دے دیں اور مجھے یہ پیغام

فون کے ذریعے ملا۔ میں نے پیغام دینے والے سے کہا کہ آپ نے سوچا کیوں نہیں۔ یہ پیغام کوئی دینے والا پیغام ہے۔ میرے لئے سارے احمدی برابر ہیں بلکہ وہ دو خدا تعالیٰ کے فضل سے سعادت پا رہے ہیں۔ میں کیوں ان کی اس سعادت میں مخل ہوں۔ اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ کو فوراً انکار کر دینا چاہیئے تھا۔ جماعت احمدیہ کے کسی فرد کو خواہ وہ کسی مقام سے تعلق رکھتا ہو، اگر خدا کی خاطر اذیت دی جا رہی ہو تو اس کا دنیا میں کوئی متبادل نہیں ہے۔ اس کا یہ حق ہے۔ اسی کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے اور اس کی سعادت میں مخل ہونے کا مجھے بھی کوئی حق نہیں۔ چنانچہ میں نے کہا ان کو کہیں؛ مزے کریں۔ اور مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے اس پہلو سے کہ حضرت بانی سلسلہ کے خاندان کو بھی اس بابرکت دور میں اس تھوڑی سی اذیت کی جو بالکل معمولی ہے توفیق عطا ہوئی۔ اس کے بعد جب دوسرے دن بھی جماعت احمدیہ نے اجتماع بند کرنے سے انکار کر دیا تو ایک وفد اے سی کے پاس پہنچا کہ پولیس اس طرح دباؤ کر رہی ہے۔ آپ یہ ظلم کر رہے ہیں۔ آپ آخر کیا چاہتے ہیں۔ جب تک تحریری حکمنامہ نہیں ملے گا ہم ہرگز اس اجتماع کو منسوخ نہیں کریں گے۔ اس نے کہا ہم نے آپ کو تحریری اجازت ہی نہیں دی تھی ہم نے تو صرف یہ اجازت دی تھی کہ آپ کھیلیں کریں۔ آپ نے ہم سے دھوکہ کیا ہے اور کھیلوں کے نام پر اجازت لے کر آپ نے تربیتی اجتماع بھی شروع کر دیا ہے انہوں نے جواب دیا کہ کھیلوں کے لئے آپ نے (بیت۔ ناقل) اقصیٰ میں اجازت دینی تھی؟ وہ کون سی کھیلیں تھیں اور جسمانی مقابلے تھے اور دوڑیں تھیں جو (بیت الذکر۔ ناقل) میں منعقد کی جاتیں اس لئے آپ عقل سے کام لیں اور ساتھ انہوں نے اس اجازت نامے کی فوٹو سٹیٹ کاپی دکھائی کہ دیکھیں اس میں لکھا ہے کہ دینی پروگراموں کے ساتھ کھیلوں کا بھی انعقاد ہو گا۔ اور ہر قسم کے ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ ان سب کے اوپر ڈپٹی کمشنر نے تحریری اجازت دی ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اچھا مجھے دکھاؤ اور دیکھ کر اسی کے اوپر آرڈر لکھ دیا کہ میں منسوخ کرتا ہوں۔

نصف اجتماع بارش کا پہلا قطرہ تھا

بہر حال وہ اجتماع نصف تک ہو چکا تھا تو میں نے تو کہا تھا کہ بارش کا پہلا ایک قطرہ ہے۔ بظاہر تو یہ نصف قطرہ لگتا ہے لیکن دراصل یہ قطرہ پنجاب حکومت کی طرف سے آیا ہی نہیں۔ اس بیابان میں تو اتنے بھی بخارات نہیں ہیں کہ سارے مل کر آسمان پر جا کر ایک قطرہ بن کر برس سکیں۔ پس وہ تھا تو قطرہ ہی مگر خدا کے فضل کا قطرہ تھا اور اب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل کا یہ قطرہ بارش ضرور بنے گا اور کوئی دنیا کی طاقت اس بارش کی راہ میں روک نہیں بن سکتی کیونکہ اس سے پہلی رات مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی جو میں نے آپ کو بتائی تھی کہ اگر تم دعاؤں میں ثابت قدم رہو اور دعاؤں کے ساتھ چمٹے رہو تو خدا تعالیٰ آج بھی قدرت نمائی کر سکتا ہے اور وہ ضرور کرے گا۔ اس لئے ہرگز کسی پہلو سے مایوسی کی بات نہیں ہے۔ اس لئے جہاں تک قطرے اور فضل کے مضمون کا تعلق ہے وہ اپنی جگہ قائم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سامان ہوتے ہیں۔ اگر کوئی دھوکہ ہوا ہے ان کو ہماری درخواست سمجھنے میں تو یہ بھی بعض دفعہ فرشتوں کی طرف سے لوگوں کی عقلوں پہ پردے پڑ جاتے ہیں۔ وہ پوری طرح تحریر بھی نہیں پڑھ سکتے کہ کیا لکھا ہوا ہے مگر جو کچھ ہوا یہ تقدیر کے نتیجے میں ہوا ہے اور کسی اتفاقی غلطی کی طرف اسے منسوب نہیں کیا جا سکتا اور اس نصف اجتماع میں بھی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے حوصلے ہوئے اور اجتماع کے جو پیغام ملے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خدام بہت خوش گئے ہیں اور بڑی مدت کے بعد ان کی یہ آرزو پوری ہوئی کہ اجتماع کی خاطر ربوہ مرکز سلسلہ میں جمع ہو سکیں۔

قربانیوں کی ایک عظیم تاریخ

پاکستان میں جب مخالفتوں کا آغاز ہوا تھا تو ۱۹۸۴ء میں ہی میں نے ایک خطبہ میں یہ ذکر کیا تھا کہ یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آ رہے اور دن بدن فتنوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور کوشش یہ ہے کہ جماعت کو ہر لحاظ سے نیست و نابود کر دیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خوشخبریاں مل رہی ہیں اور قرآن کریم کے مطالعہ سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ جماعت پر اپنے فضلوں کی بارشیں برسائے گا۔ اور ساتھ میں نے اس زمانے میں یہ مثال دی تھی کہ کبھی چھتریوں سے بھی بارشوں کے پانی روکے جا سکتے ہیں۔ کبھی چھتوں کے ذریعے بھی بارشوں کے اثرات سے زمین کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ کتنے سائبان تان لو گے جب خدا کے فضل کی بارش برسے گی تو لازماً برسے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ چنانچہ وہاں انہوں نے اپنی طرف سے بہت سائبان تانے سارے ملک میں احمدیوں کو فضلوں کی اس بارش سے محروم کرنے کی کوشش کی لیکن جماعت گواہ ہے کہ یہ فضل کئی کئی طریق سے نازل ہوتے رہے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اتنا غیر معمولی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ جماعت کے اخلاص کو بڑھایا۔ اس کے ایمان کو بڑھایا۔ اس کے نیک اعمال کی طاقت کو بڑھایا۔ اس کی وفا کو ثباتِ قدم عطا فرمایا اور نئے حوصلے دیئے اور مذہب کی ایک ایسی عظیم تاریخ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی قربانیاں ہمیشہ قیامت تک کے لئے قربانیوں کے آسمان پر روشن ستاروں کی طرح چمکتی رہیں گی۔ اس دور میں قربانیوں کا ایک نیا دور تعمیر کیا گیا ہے۔ اگر آپ غور کریں اور پرانے مذاہب کی تاریخ سے موازنہ کر کے دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ اس تھوڑے سے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے فضل کے ساتھ کتنی عظیم الشان تاریخی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ کتنے وسیع پیمانے پر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے اور کتنے حوصلے اور صبر اور ضبط اور وفا کے ساتھ ان قربانیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یہ جو پہلو ہے، بعد کی دنیا زیادہ شان اور وضاحت کے ساتھ دیکھ سکے گی۔ جس دور میں تاریخ بن رہی ہو وہاں اس قدر وضاحت کے ساتھ یہ باتیں دکھائی نہیں دیا کرتیں۔ کیونکہ ہم ان تکلیفوں میں ملوث ہو چکے ہیں اور ان تکلیفوں کی لذت بھی محسوس کر رہے ہیں۔ دکھ کے ساتھ ساتھ لذت کا پہلو بھی مسلسل جاری ہے اس لئے ہم جو اس دور میں اس وقت ملوث ہیں۔ ان کھلاڑیوں کی طرح جو کھیل میں ملوث ہوں۔ وہ سارے کھیل کے مجموعی نظارے کو اس طرح نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح باہر کے بیٹھے ہوئے تماشائی دیکھ سکتے ہیں تو یہ تاریخ کے تماشائی بعد میں آیا کرتے ہیں، وہ جب مڑ کر دیکھیں گے اور جماعت احمدیہ کے اس دور پر نظر کریں گے تو حیرت کے ساتھ دیکھیں گے کہ یہ کیسی جماعت تھی کیسے لوگ تھے۔ کس صبر آزما مشکل وقت میں خدا تعالیٰ نے ان کو ثباتِ قدم کی توفیق بخشی اور کتنے وسیع پیمانے پر اتنے بھاری ابتلا، اور اتنے بھاری تشدد اور دباؤ کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائی ہے تو وہ یقیناً اس دور کو مذہب کی تاریخ میں ایک عظیم الشان دور کے طور پر شمار کیا کریں گے اور یہ امر واقعہ بھی ہے۔ تو میں نے یہ ان سے کہا کہ تم لوگ کیا کوشش کر رہے ہو۔ کبھی خدا کے فضلوں کی بارش کو بھی کسی نے روکا ہے۔ ناممکن بات ہے اور یہ بارش اگر پاکستان تک محدود رہتی تو پھر بھی ان کی دخل اندازی کے نتیجے میں ہم کہیں کہیں رخنے پیدا ہوتے دیکھ لیتے۔ بعض چھتوں کے نیچے خشکی دکھائی دیتی۔ بعض سائبانوں کے نیچے ہم سمجھتے کہ پانی کا اثر نہیں پہنچا۔

خدا کے فضلوں کی عالمی بارش

مگر خدا نے تو اس بارش کو ایک عالمی بارش بنا دیا ہے۔ تمام دنیا میں اس زور کے ساتھ یہ برکھا برسی ہے اور اس شان کے ساتھ برستی چلی جا رہی ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ کہاں ان کی طاقت ہے کہاں ان کی مجال ہے۔ کہاں ان کے اندر یہ استطاعت ہے کہ دنیا کے کسی ملک میں جا کر جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکیں۔ اور جس تیزی سے یہ ترقیات اپنی رفتار میں بڑھ رہی ہیں وہ ایک حیرت انگیز نظارہ ہے۔ بعض خوشخبریاں ایسی ہیں جو میں (اگر اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) بعد میں آپ کو بتاؤں گا جو اس وقت اپنی تخلیق کے مراحل میں ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آئندہ کے لئے بہت ہی عظیم الشان خوشخبریوں کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں اور بنیادیں قائم ہو رہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ جو کچھ جلسہ سالانہ تک ہو چکا تھا۔ اس کے کچھ نظارے آپ نے دیکھے اور کچھ بعد میں پاکستان میں اور دوسرے ممالک میں ویڈیو کے ذریعے دکھائے گئے، ان کو دیکھنے کے بعد اس کثرت سے خط مل رہے ہیں کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے کتنی ترقی عطا فرما دی ہے اور کس تیزی سے ترقی عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ بعض لوگوں نے لکھا کہ ساری ویڈیو ہم نے روتے روتے دیکھیں اور یہ سارے خوشی کے اور تشکر کے آنسو تھے۔ کہتے، ہم گھر والے کھولتے تھے اور لمبا عرصہ تھا۔ بار بار دیکھنی پڑتی تھی اور ہمارے آنسو رواں ہو جاتے تھے اور ہم خدا کے حضور شکر کے سجدے بجا لاتے تھے کہ اے خدا تو نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے اور کتنی عظیم الشان فتوحات کے آغاز فرما دیئے ہیں۔ ابھی تو دروازے کھلے ہیں۔ ابھی تو نئے ایوان ہمارے سامنے آئے ہیں۔ ابھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اگلی صدی میں ترقی کے ان نئے راستوں پر چل کر ہم نے بہت سی فتوحات حاصل کرنی ہیں اور اب صدیوں کے حساب سے نہیں سالوں کے لحاظ سے سفر طے ہونے والے ہیں۔ ایسے سفر سالوں میں طے ہوں گے۔ جو قومیں صدیوں میں طے کرتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو بھی خوشخبری ملتی ہے وہ ضرور پوری ہو کر رہتی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ خوشخبریاں جماعت احمدیہ۔ پاکستان کے حق میں بھی ضرور پوری ہوتی دیکھے گی۔ یعنی اپنے حق میں پاکستان میں پوری ہوتی دیکھے گی۔ اور دنیا جو چاہے زور لگا لے، خدا کی اس تقدیر کو نہیں بدل سکتے، نہیں بدل سکتے، ہرگز نہیں بدل سکتے۔

پاکستان کی جماعت مالی قربانی میں سرِ فہرست ہے۔

جہاں تک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کا تعلق ہے، وہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بارہا بیان کیا ہے، ہر پہلو سے ہر مشکل دور میں ہمیشہ قدم آگے بڑھا ہے۔ ایک بھی سال ایسا نہیں آیا جس کے متعلق ہم کہہ سکیں کہ کسی شق کے لحاظ سے پاکستان کی جماعت نے پیچھے قدم اٹھایا ہو یا اس کے قدم رک گئے ہوں بلکہ ترقی کی رفتار بھی ہمیشہ اللہ کے فضل اور رحم کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی ہے۔ تحریک جدید کے نقطۂ نگاہ سے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک پاکستان دنیا بھر میں قربانی کے میدان میں صف اول میں پہلا ہے اور جہاں تک تعداد کا تعلق ہے یعنی چندہ دہندگان کی تعداد کے لحاظ سے، اس میں بھی خدا کے فضل سے ساری دنیا میں پہلا ہے اور پاکستان کے چندہ دہندگان کی تعداد، یہ سال جو گزرا ہے اس میں ۸۷ ہزار ہو چکی تھی۔ اور باقی ساری دنیا میں تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی تعداد ۴۷ ہزار ابھی تک نہیں ہوئی۔ اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ یہ جو مشکلات اور ابتلاؤں کے دور ہیں، یہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی کمر توڑنے کی بجائے اسے اور مضبوط کر گئے ہیں اور غیر معمولی طور پر خدا کی خاطر قربانی کرنے کا جذبہ جماعت میں پیدا ہو چکا ہے۔

کینیڈا میں جماعت احمدیہ پر ایک کتاب

کینیڈا کے ایک مشہور مستشرق سال ڈیڑھ سال پہلے پاکستان تشریف لے گئے تھے اور اب انہوں نے اسی موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا عنوان غالباً COERCION اور CONSCIENCE ہے کہ انسانی ضمیر اور جبر تشدد اور یہ کتاب انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق لکھی ہے کہ پاکستان میں ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور ان کا ردِ عمل کیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے یہ دونوں باتیں بیان کی ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ انہوں نے اپنے رنگ میں پیش کی ہیں۔ ایک یہ کہ قربانی کے دور میں جماعت احمدیہ کسی پہلو سے بھی میدان سے پیچھے نہیں ہٹی اور ان کے اندر نئے عزم پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ قربانی کرنے والوں کو ایسا مزہ آتا ہے قربانی کا کہ میں نے جیلوں میں جا کر بڑے بڑے بوڑھوں کے ساتھ بھی بات چیت کی۔ جوانوں سے بھی بات کی اور میں یہ دیکھ کے حیران ہوتا تھا کہ ان کو لذت کس بات کی آ رہی ہے۔ وہ مجھے سمجھانے کی کوشش کرتے تھے کہ یہ خدا کی خاطر قربانی کا مزہ ہے لیکن جو کچھ انہوں نے سمجھا، اس کے باوجود یہ اس کو اپنی کتاب میں پوری طرح بیان نہیں کر سکے۔ تعجب کا بیان کر دیا ہے لیکن وہ کیا چیز تھی جس کی وہ لذت محسوس کرتے تھے، اس کو وہ پوری طرح نہیں سمجھ سکے اور دوسرا انہوں نے یہ لکھا ہے کہ قربانی کے ہر میدان میں جماعت آگے بڑھ رہی ہے اور دشمن اس پہلو سے اس جماعت کو شکست دینے سے بالکل ناکام اور نامراد رہا ہے۔ کوئی ایک پہلو بھی نہیں ہے جس میں جماعت احمدیہ نے اپنا قدم پیچھے ہٹا لیا ہو۔ پس اس پہلو سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی قربانیوں کی جو عظیم الشان تاریخ بن رہی ہے، یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے اور اسی سعادت کا یہ ایک پھل ہے جو بیرونی دنیا میں بھی ہم کثرت کے ساتھ خدا کے فضلوں کی بارش نازل ہوتے دیکھتے ہیں۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

اب جہاں تک مختلف پہلوؤں سے تحریک جدید کا جائزہ لینے کا تعلق ہے، اس کے بیان سے پہلے میں آپ کو مختصراً یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ دور اول کا چھپنواں ۵۶ سال ہے جو اب شروع ہو رہا ہے یعنی آج سے ۵۵ سال پہلے اس تحریک کا حضرت (فضل عمر۔ ناقل) نے آغاز فرمایا تھا اور اس میں دفتر اول یعنی پہلے لوگ جو اس میں شامل ہوئے تھے ان کا یہ ۵۶ واں سال گزر رہا ہے۔ یعنی ۵۵ واں گزر رہا ہے اور ۵۶ واں چڑھنے والا ہے۔ دفتر دوم جو بعد میں قائم کیا گیا، اس کا یہ چھیالیسواں ۴۶ سال ہے اور دفتر سوم کا پچیسواں ۲۵ اور دفتر چہارم کا پانچواں ۵ سال ہے۔

تحریک جدید کے چندے میں ۶۰ فیصد اضافہ

اس ضمن میں جو اعداد و شمار میں آپ کے سامنے پیش کروں گا، اس کے متعلق یہ یاد رکھیں کہ یہ اعداد و شمار ہر لحاظ سے مکمل نہیں ہیں۔ یعنی جو اطلاعات وصولی کی یا تعداد کی مل چکی ہیں ان کے لحاظ سے درست تو ہیں یعنی ان سے کم تعداد نہیں اور ان سے کم وصولی نہیں لیکن زیادہ کے متعلق ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ بہت سی جماعتیں آخری رپورٹ بھجوانے میں دیر کر دیتی ہیں اور کچھ ان کو یہ بھی عذر ہے کہ ابھی سال رواں کے تین ماہ باقی ہیں اس لئے ۱۰۰ فیصدی اطلاع اب تک کی نہیں دی جا سکتی۔ یہ درست ہے لیکن جو اطلاع دی جا سکتی ہے اس میں بھی سستی دکھائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اعداد و شمار اپنی آخری قطعی صورت میں آپ کے سامنے پیش نہیں کئے جا سکتے۔ مجموعی طور پر میں آپ کو یہ موازنہ بتا دیتا ہوں کہ ۱۹۸۷-۸۸ میں جو وصولی کی اطلاع ہمیں ملی تھی، وہ ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ۳۴۱ پونڈ تھی۔ یعنی گذشتہ سال اس وقت وصولی کی جو اطلاع دی، اس کی رو سے ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ۳۴۱ پونڈ یا اس کے متبادل دوسری کرنسیز (CURRENCIES) میں رقمیں مل چکی تھیں اور ۸۹-۸۸ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ وصولی بڑھ کر ۷ لاکھ ۵۰ ہزار ۸۸۹ ہو چکی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ۵۰٪ یا ۴۰ اور ۵۰ کے درمیان اتنے فیصد خدا کے فضل سے صرف تحریک جدید میں اضافہ ہوا ہے اور یہ ایک غیر معمولی اضافہ ہے کیونکہ یہ سال جماعت کے اوپر بہت زیادہ مالی دباؤ کا سال تھا۔ اس سال تمام دنیا میں یہ کوشش کی گئی تھی کہ صد سالہ جوبلی کے جو وعدے بقایا رہ گئے ہیں وہ پورے کئے جائیں اور بہت زیادہ زور اس طرف تھا۔ اس ضمن میں وعدوں کے علاوہ دیگر اخراجات بھی اٹھ رہے تھے۔ بہت سے سفر کرنے پڑے احباب جماعت کو صد سالہ جوبلی کے جشن منانے کے سلسلے میں۔ کاموں کے سلسلے میں بہت سے وقت دینے پڑے اور کئی پہلوؤں سے وقت کی قربانی مالی قربانی بھی بنتی رہی لیکن اس کے باوجود یہ اضافہ بتاتا ہے کہ خدا کے فضل سے اس سال کو خدا تعالیٰ نے تحریک جدید میں بھی ایک سنگِ میل بنا دیا ہے اور غیر معمولی اضافہ بتا رہا ہے کہ (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) آئندہ صدی میں اسی طرح ہمیشہ غیر معمولی اضافے ہوتے چلے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے غلطی سے اضافہ کم بتایا تھا ـــــ لکھنے والے نے یہ ـــــ لکھا ہے کہ ۶۰ فیصد اضافہ بنتا ہے، ۷ لاکھ ۵۰ ہزار بٹہ ۴ لاکھ ۵۰ ہزار کیا جائے تو اس پہلو سے میں نے تخمینہ بنایا تھا لیکن اگر ۴ لاکھ ۵۰ ہزار کے اوپر یہ جمع کیا جائے ۳ لاکھ تو ٹھیک ہے ۶۰ فیصدی اضافہ بنے گا۔

افریقہ میں چندوں کا باضابطہ نظام

مختلف پہلوؤں سے ممالک کی جو دوڑ ہے، اس کا ذکر کرنے سے پہلے یہ بھی بتا دوں کہ اکثر افریقن ممالک کو میں نے اس میں شمار نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ افریقہ میں اس وقت اکثر ممالک میں شدید اقتصادی بحران ہے اور گزشتہ دو تین سال سے میری یہ کوشش ہے کہ افریقہ کے ممالک چندے کے نظام میں یعنی لازمی چندے کے نظام میں تمام دنیا کی جماعتوں کے مطابق اسی طریق کو اختیار کریں جو باقی جماعتوں میں کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے افریقہ میں یہ طریق تھا کہ اجتماعات کے موقعہ پر SACRIFICE کے نام پر، قربانی کے نام پر چندے کا اعلان کیا جاتا تھا اور بغیر کسی حساب کے جس نے جو چاہا دے دیا اور وہ چادریں اکٹھی کر کے جو بھی روپیہ بنا وہ جماعت کا سالانہ چندہ بن جایا کرتا تھا ... پہلے بھی میں ان کو لکھتا رہا لیکن کسی نے توجہ نہیں کی۔ گزشتہ سفر میں خصوصیت سے میں نے اس بات کی تاکید کی کہ یہ نہیں چلے گا۔ افریقہ کی جماعت ساری دنیا کی جماعت کا ایک حصّہ ہے اور وہی رسمیں یہاں چلیں گی جو باقی دنیا کی جماعتوں میں چلتی ہیں۔ ہم نے تمام دنیا کو ایک وحدت عطا کرنی ہے ظاہری لحاظ سے بھی اور اس پہلو سے ایک جیسی ادائیں، ایک جیسی رسمیں، ایک جیسے رواج سب دنیا میں قائم کرنے ضروری ہیں۔ چنانچہ اب مالی نظام باقاعدہ جس طرح آپ کے ہاں یا دوسری جماعتوں میں قائم ہے، اسی طرح افریقہ میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی راہ میں بہت سی دقتیں ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب تک یہ نظام پوری طرح مضبوطی کے ساتھ راسخ نہ ہو جائے، اس وقت تک دوسرے طوعی چندوں کی طرف ویسی توجّہ نہ کی جائے۔ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ریڑھ کی ہڈی قائم ہوگئی تو اس کے اوپر پھر گوشت پوست بھی اور دیگر اعضاء بھی بڑی عمدگی کے ساتھ بننے شروع ہو جائیں گے۔ چنانچہ افریقہ کی طرف سے جو اطلاعات ہیں، وہ اتفاقی قربانیوں کے نتیجے میں ہیں۔ اتفاقی یا انفرادی کہنا چاہیئے۔ افریقہ میں بعض ایسے ایسے مخلصین موجود ہیں کہ جماعت ان کو تاکید کرے یا نہ کرے، خود پتہ کر کے کہ کون سی تحریکات ہیں، وہ ضرور ان میں چندے دیتے ہیں اور اس پہلو سے یعنی انفرادی قربانی کی عظیم الشان مثالوں کے لحاظ سے افریقہ دنیا کے کسی اور خطے سے پیچھے نہیں ہے اور میں جب دورے پر گیا ہوں تو قربانی کے بعض نمونے دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ کس طرح ان غریب ممالک میں جہاں شدید اقتصادی بحران ہے انفرادی طور پر ایسی ایسی عظیم الشان قربانی کی مثالیں ہیں کہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک کیلئے قابلِ رشک قرار دی جانی چاہئیں۔ بہرحال افریقہ کے اعداد و شمار اس میں شامل نہیں۔

چندہ دہندگان کی تعداد

تعداد چندہ دہندگان کے لحاظ سے پاکستان کو خدا تعالیٰ کے فضل سے سب پر فوقیت حاصل ہے اور ۸۷ ہزار چندہ دہندگان کی تعداد ہو چکی ہے۔ انڈونیشیا میں بھی اب تعداد میں اضافے کی طرف رجحان ہے اور ۸ ہزار ۴۰ انڈونیشیا کے چندہ دہندگان کی تعداد ہے۔ تیسرے نمبر پر جرمنی آتا ہے جس میں خدا کے فضل سے ۳۲۶۸، افراد شامل ہو چکے ہیں۔ چوتھے نمبر پر برطانیہ ہے جہاں ۲۰۸۰، پانچویں پر بنگلہ دیش۔ جہاں ۱۷۷۵، اور چھٹے نمبر پر کینیڈا جہاں ۱۵۳۵، اور ساتویں نمبر پر ماریشس جہاں ۹۲۵، چندہ دہندگان تحریک جدید میں حصّہ لے رہے ہیں۔ امریکہ ماریشس کے بعد پانچ کی تعداد سے پیچھے رہ گیا ہے۔ یہاں کل تعداد ۹۲۰، ہے۔ لیکن میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ فرضی تعداد ہے۔ اسی طرح بنگلہ دیش کی تعداد بھی مجھے فرضی لگتی ہے اور برطانیہ کی تعداد بھی فرضی دکھائی دے رہی ہے۔ فرضی اس لئے کہ گزشتہ سال بھی یہی تعداد دکھائی گئی تھی اور یہ ناممکن ہے کہ بعینہٖ اتنی تعداد میں لوگ حصّہ لیں کیونکہ بعض دفعہ بگڑ جاتی ہے تعداد۔ کچھ لوگ ملک چھوڑ جاتے ہیں کچھ وفات پا جاتے ہیں۔ کچھ نئے بچے شامل ہوتے ہیں۔ نئے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے کم ہونا تو کسی طرح برداشت کیا جا سکتا ہے مگر بعینہٖ اتنی تعداد۔ یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ ایک فرضی بات ہے جو تحریکِ جدید کا سیکرٹری تھا۔ اُس نے گزشتہ ریکارڈ دیکھ کر وہی تعداد دوبارہ لکھ دی ہے۔ تو یہ جو تعداد ہے امریکہ کی، یہ ۹۲۰ بھی فرضی ہے اور بنگلہ دیش کی بھی اور برطانیہ کی بھی۔ فجی ۵۴۲، نویں نمبر پر ہے۔ ناروے ۳۶۰، دسویں نمبر پر۔ ڈنمارک ۲۵۰، گیارہویں اور سویڈن ۲۳۸، بارھویں نمبر پر ہے۔

زیادہ سے زیادہ چندہ دینے والے ممالک میں پاکستان خدا کے فضل سے ہمیشہ کی طرح صفِ اوّل کا پہلا ہے اور دوسرے نمبر پر اب جرمنی آگے آچکا ہے۔ اور باقی سب مغربی دنیا کے لئے ایک چیلنج بنا ہوا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی وصولی ایک لاکھ ۴، ہزار ۶۶، پونڈ تھی اور چونکہ جرمنی میں نوجوان ہیں ان کی مالی حالت غیر معمولی طور پر اچھی نہیں ہے اور دوسرے چندوں میں بھی (جیسے اللہ نے چاہا۔ ناقل) باقاعدہ ہیں۔ اس لئے یہ ایک غیر معمولی سعادت جرمنی کو نصیب ہوئی ہے۔ جو خاص طور پر اس بات کی مستحق ہے کہ ہم ان کے لئے اور بھی دعائیں کریں۔ برطانیہ تیسرے نمبر پر ہے جہاں ۸۱، ہزار ۲۰۲، وصولی ہوئی۔ اگرچہ ان کا وعدہ ۸۰، ہزار کا تھا۔ لیکن خدا کے فضل سے ایک ہزار ۲۰۲، زائد دینے کی توفیق ملی۔ امریکہ چوتھے نمبر پر ہے جہاں ۶۵، ہزار ۶۲۵، پونڈ کے لگ بھگ ڈالر یعنی کہ متبادل امریکن ڈالر ادا کرنے کی توفیق ملی۔ کینیڈا کو ۴۲، ہزار ۸۱۶، پونڈ کے متبادل ڈالرز ادا کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اور انڈونیشیا کو ۳۴، ہزار ۳۰۳، ۔ انڈونیشیا بھی خاص طور پر مبارک باد کا مستحق ہے کیونکہ وہاں کی اقتصادی حالت بھی کافی خراب ہے اور لاکھوں روپے کے چند پونڈ بنتے ہیں تو اس لئے انڈونیشیا کی مالی قربانی کا جو معیار ہے۔ وہ خدا کے فضل سے قابلِ تعریف اور اس لائق ہے کہ ان کو بھی خصوصی دُعاؤں میں یاد رکھا جائے۔

فی کس چندہ کی شرح

فی کس یعنی PER CAPITA چندے کے لحاظ سے یعنی فی چندہ دہندہ کتنا چندہ کسی ملک کے تحریک جدید کے مجاہد نے ادا کیا۔ امریکہ نمبر ایک ہے۔ گزشتہ سال ان کی اوسط ۶۴، پونڈ ۵۵، پینس فی چندہ دہندہ بنتی تھی۔ اِمسال ۷۱، پونڈ اور ۳۳، پینس بنتی ہے لیکن چونکہ ان کی تعداد میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا، اس لئے ان کی نسبت گری نہیں ہے لیکن ایسے ممالک جنہوں نے تعداد بڑھانے کی کوشش کی ہے، اس پہلو سے اگرچہ ان کا چندہ بڑھا ہے لیکن ان کی نسبت کم ہو گئی ہے۔ ہالینڈ نمبر دو پر آتا ہے اور اس لحاظ سے تعجب انگیز ہے۔ ۳۲، پونڈ ۸۸، پینس ان کی گزشتہ سال کی فی چندہ دہندہ اوسط تھی۔ امسال ۴۲، پونڈ ۱۰، پینس ہو گئی ہے اور سوئٹزرلینڈ تیسرے نمبر پر ہے۔ گزشتہ سال ۲۷، پونڈ ۸۵، پینس فی چندہ دہندہ اوسط تھی اور امسال ۴۲، تک پہنچے ہیں۔ ڈش پینس پھر بھی ہالینڈ سے پیچھے رہ گیا ہے۔ برطانیہ گزشتہ سال ۳۵، پونڈ ۵۷ پینس تھی۔ اس سال ۳۹، پونڈ ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ یہ تعداد فرضی ہے۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ واقعۃً اوسطاً انہوں نے کچھ اضافہ کیا ہے یا نہیں۔ اگر تعداد میں اضافہ ہوا تھا تو یہ اوسط گر گئی ہو گی۔ آسٹریلیا کی رپورٹ بھی درست نہیں لگتی۔ کیونکہ یہ واحد ملک ہے جہاں اِمسال پچھلے سال کی نسبت نصف وصولی دکھائی گئی ہے۔ تقریباً پچھلے سال ۳۲، پونڈ ۴۲ پینس کے حساب سے انہوں نے آسٹریلین ڈالر ادا کئے تھے۔ اِمسال ۱۷، پونڈ ۱۷، پینس کے لحاظ سے۔ تو یہ تو ناقابل فہم ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دنیا میں کسی جگہ بھی جماعت احمدیہ آگے قدم بڑھانے کی بجائے رک جائے یا اتنا گر جائے کہ نصف کے قریب پہنچے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے لازماً اس رپورٹ میں کوئی غلطی ہے۔ مغربی جرمنی فی کس چندہ دھندہ کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر ہے۔ پچھلے سال ۳۲، پونڈ ۶۱، پنیس تھی۔ اس سال ۳۱، پونڈ ۸۴، پنیس فی چندہ دھندہ کی قربانی ہے۔ یہ بظاہر چھٹے نمبر پر ہے۔ لیکن عملاً یہ خدا کے فضل سے آگے شمار ہونا چاہئے کیونکہ جرمنی کے احمدیوں کی فی کس آمد باقی جو ممالک، جن کی فہرست میں نے پڑھی ہے، ان کے مقابل پر کم ہے۔ اس پہلو سے بھی خدا کے فضل سے ان کو ایک فوقیت نصیب ہوئی ہے اور ایک پہلو سے کہ انہوں نے تعداد میں پچھلے سال سے نمایاں اضافہ کیا تھا۔ جب تعداد میں اضافہ ہوتا ہے تو چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل کر لئے جاتے ہیں اور ان میں فی چندہ دھندہ، چندہ زیادہ نہیں بڑھتا لیکن تعداد بڑھتی ہے اور اوسط کم ہو جایا کرتی ہے۔ تو اس کے باوجود اللہ کے فضل سے ان کو ایک خاصی اچھی رقم فی چندہ دھندہ عطا کرنے کی توفیق ملی۔ کینیڈا ساتویں نمبر پر آتا ہے اور یہاں بھی چونکہ تعداد بڑھانے پر زور دیا گیا تھا، اگرچہ چندہ بڑھ گیا ہے لیکن اوسط کم ہو گئی اور ۳۰، پونڈ فی کس سے گر کر ۲۷،۸۹، ہو گئی۔ سویڈن آٹھویں نمبر پر ہے جہاں امسال ۲۵،۷۳، سے گر کر ۲۰،۹۲، ہو گئی ہے۔ تعداد میں کوئی ایسا اضافہ نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا جواز ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سیکرٹری تحریک (جدید) نے نمایاں کام نہیں کیا۔ ڈنمارک ۱۷،۲۰، سے بڑھ کر ۲۲،۹۰، ۔ یہ نویں نمبر پر ہے اور ناروے ۱۷،۲۱، تھا۔ امسال ۱۷،۳۷، ہے لیکن چونکہ تعداد میں اضافہ ہوا ہے، اس لئے یہ قابل فہم ہے اور یقیناً اچھی کوشش ہے۔ پس مجموعی طور پر جو عمومی مقابلہ اضافہ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو نمبر ایک جرمنی ہے نمبر دو کینیڈا ہے اور نمبر تین امریکہ ہے۔ اب تک کینیڈا نے نئے سال کا جو وعدہ کیا ہے وہ ایک لاکھ کینیڈین ڈالر کا وعدہ ہے۔ یو کے نے نئے سال کا وعدہ ۸۰ ہزار سے بڑھا کر ۹۰ ہزار پونڈ کر دیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) باقی سب جماعتوں کی طرف سے جب وعدے وصول ہوں گے تو یہ جو غیر معمولی ترقی کا رجحان ہے یہ (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) قائم رہے گا۔

رپورٹ پر عمومی تبصرہ

آخر پر میں ایک عمومی تبصرہ اس رپورٹ پر کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق جماعتی نظام سے ہے۔ میرا یہ تجربہ ہے کہ جماعتی نظام کی جو شاخ مستعد ہو، اُسی جماعت میں وہ بہتر نتائج پیدا کر دیتی ہے۔ ایک اچھا سیکرٹری تحریک جدید آجائے تو باقی جماعت کے حالات ویسے ہی رہیں تب بھی تحریک جدید کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک اچھا سیکرٹری وقفِ جدید آئے تو یہی بات وہاں ظاہر ہوتی ہے۔ اگرچہ ہم مقابلہ تو کرتے ہیں لیکن بالعموم میں نے دیکھا ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے جو جماعت پیدا کی ہے یہ زمین کے لحاظ سے ہر جگہ زرخیز ہے۔ زمین کے کسی کونے میں آپ چلے جائیں وہاں زرخیز جماعت ہی ملے گی۔ اگر پیداوار میں فرق پڑتا ہے تو وہ کسان کی قابلیت اور کام کرنے والے کی قابلیت کا مظہر ہوتا ہے۔ پس یہ بات یاد رکھیں کہ آگے پیچھے دوڑ میں تو ضرور کچھ لوگ آگے نکلیں گے کچھ پیچھے رہیں گے۔ لیکن بعض لوگوں کا پیچھے رہ جانا عین ممکن ہے کہ ان کی اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے ہو۔ جماعت کے عمومی اخلاص کی کمی کا مظہر نہ ہو اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایسی ہی صورت ہے۔

اس ضمن میں ایک دو باتیں خاص طور پر میں آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ امراء جو اس بات کے عادی ہوں کہ جب تک وہ توجہ دیں، اس وقت تک وہ کام ہوتے رہیں اور جب ان کی نظر دوسری طرف ہو تو کام ہونے بند ہو جائیں، ان کے ہاں جماعتوں میں متوازن ترقی نہیں ہوتی۔ بعض امراء سمجھتے ہیں کہ اتنا حصہ میں فلاں کام پر دوں گا اور سب کو اس کام کی طرف مائل کر دیتے ہیں۔ پھر وقت دیتے ہیں دوسرے کام کے لئے، پھر تیسرے کام کے لئے اور جماعت کے کام اتنے بڑھ چکے ہیں کہ ان کی توجہ ہر طرف ہو نہیں سکتی، اور سال میں کسی نہ کسی پہلو سے کوئی نہ کوئی کام تشنۂ تکمیل رہ جاتا ہے! اصول یہ ہے کہ امیر اپنے ماتحت تمام شعبوں کو ہمیشہ بیدار رکھے اور تربیت دے کام کرنے والوں کو کہ وہ امیر کی توجہ کے بغیر بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنے ضمیر کی روشنی سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور ہمیشہ خود اپنا محاسبہ کرتے رہیں۔ ایسے منتظمین اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ ہمیشہ اچھے نتائج ظاہر کرتے ہیں جو اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھیں۔ وہ یہ سمجھ رہے ہوں کہ یہ سارا بوجھ ہم پر ہے۔ ہم خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ پس قطع نظر اس کے کہ ان کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ نہیں، وہ ہمیشہ مستعد ہو کر آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ایسی جماعتیں جن میں یہ نظام جاری ہیں، وہ اللہ کے فضل سے سب شعبوں میں متوازن کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں کراچی کی ایک مثال ہے خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ گزشتہ دسیوں سال سے مسلسل پورے استقلال اور ثبات قدم کے ساتھ ہر شعبے میں متوازن کام ہو رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نظام جماعت کو جس طرح نافذ کرنا چاہئے تھا، اس طرح خدا کے فضل سے وہاں کے امراء کو یکے بعد دیگرے یہ توفیق ملی کہ وہ نافذ کرتے چلے جائیں اور عمومی نگرانی رکھیں۔

اچھے منتظم کی خوبی

یہ مضمون ہمیں قرآن کریم سکھاتا ہے اور قرآن کی روشنی میں میں اس کو مزید واضح کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا بھی کیا اور ٹھیک ٹھاک بھی کر دیا اور اس کے بعد ساتویں دن ہم عرش پر استواء کر گئے۔ ہم عرش پر قرار پکڑ گئے۔ اب جہاں تک آرام کا تعلق ہے خدا کے لئے تو آرام کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ وہ تو ایک ان تھک وجود ہے۔ اس لئے اس میں ہمارے لئے کیا پیغام ہے۔ پیغام ہمارے لئے یہ ہے کہ جب ایک اچھا منتظم نظام کے ہر پہلو کو درست کر کے جاری کر دیتا ہے تو اس کے بعد وہ ایک بلند حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ پھر وہ ان سب باتوں پر آفاقی نظر ڈال رہا ہوتا ہے اور ہر چیز کی سطح پر پھر نیچے اتر کر اس کو دخل دینے کی ضرورت نہیں رہتی تو عرش پر بلند ہونا یا عرش پر استواء پکڑنا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ خدا اپنی تخلیق میں ایک کامل نظام پیدا کرتا ہے اور جب وہ نظام جاری کر دیتا ہے تو اس کی نوک پلک درست کر کے اس کو اس طرح چلا دیتا ہے کہ پھر وہ جاری و ساری ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو (پھر یہ جس طرح) انسانی سطح پر ہم سوچیں تو بھاگنے دوڑنے کی پھر ضرورت کوئی نہیں کہ اوہو! ہوہو!! فلاں شعبہ ختم ہو رہا ہے۔ فلاں جگہ یہ نقص پڑ رہا ہے۔ فلاں جگہ یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ سارا نظام اپنی ذات میں ٹھیک ٹھاک درست ہو کر جاری و ساری ہو جاتا ہے اور کوئی شور اس کا سنائی نہیں دیتا۔ یہ بہترین نظام کی تصویر ہے جو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں کھینچی ہے۔ وہ امراء جو اپنے ماتحت شعبوں کو شروع میں محنت کر کے اور توجہ کر کے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیتے ہیں اور جاری و ساری کر دیتے ہیں، اس کے بعد پھر وہ اپنی توجہ ایک اور شعبے کی طرف منتقل کرتے ہیں، پھر ایک اور شعبے کی طرف۔ پھر ایک اور شعبے کی طرف اور پھر رفتہ رفتہ جب سب نظام درست ہو جاتا ہے تو ان کو بھی خدا تعالےٰ کی طرح ایک عرش نصیب ہوتا ہے اور وہ دنیا کی سطح سے بلند سطح کا ایک عرش ہوتا ہے اور وہ اپنی جماعت میں ایک ایسی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں جس طرح خاندان کا ایک بزرگ، جس کے بچے اس کے لئے کام کر رہے ہوں اور بظاہر وہ بیچ میں کاموں میں ملوث نہ ہو، ان سے اوپر بالائی سطح پر بیٹھا نظارہ کر رہا ہو۔ لیکن درحقیقت یہ اس کی عمر بھر کی محنت، اس کا سلیقہ، اس کی عقل ہی ہیں جو اولاد میں اس قسم کی کام کی ہمت اور کام کا سلیقہ عطا کرتے ہیں تو آپ بھی بحیثیت امراء اس طرح کام کریں۔ تحریک جدید کا شعبہ مثلاً ہے۔ میں نے گزشتہ چند سالوں سے خاص طور پر

یہ مشاہدہ کیا ہے کہ آخری وقت تک رپورٹیں بھی نہیں آرہی ہوتیں۔ جب ان کو یاد دہانی شروع کرائی جاتی ہے۔ تقریباً خطبے سے دو مہینے پہلے میں توجہ دلانی شروع کر دیتا ہوں۔ اس کے باوجود جو جماعتیں رپورٹ نہیں بھیجتیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ توجہ نہیں کرتے کیونکہ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اطاعت کی روح ہے۔ وہ توجہ ذرا دیر سے شروع کرتے ہیں۔ جب تک ان کو جگایا نہ جائے۔ ہوش نہ دلائی جائے۔ ان کو پتہ نہیں لگتا کہ ہم نے کیا کرنا تھا اور پھر شرم مانع ہو جاتی ہے۔ بعض جگہ وہ رپورٹیں پی ہی جاتے ہیں کہ خاموشی اختیار کر جاؤ۔ ہے ہی کچھ نہیں بیان کرنے کے لئے۔ بعض جگہ وہ دیر سے کام شروع کر کے وقت کے اوپر ختم نہیں کر سکتے۔ اس لئے کچھ تو افراتفری میں رپورٹ بھیج دیتے ہیں اور کچھ وہ بعد میں بھیجتے ہیں اور پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ نے تو جلدی ڈالی ہوئی ہے۔ ہم کیا کریں۔ پوری صحیح رپورٹ نہیں بن سکتی۔ گویا کہ سارا قصور یاد دلانے والے کا تھا کہ کیوں اس نے جلدی ڈالی کہ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ اب رپورٹ میں رخنہ رہ گیا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

جلدی کرنے والوں کی ایک مثال

ان کی مثال وہی اس قصے والی ہے کہ ایک شخص کے ہاں کوئی مہمان آیا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ کھانے کا وقت ہو گیا ہے دوپہر کا۔ تو تم بھاگ کر دو آنے کی دہی لے آؤ کیونکہ اس وقت ہمارے گھر میں اور کوئی چیزیں نہیں ہیں تو دہی کے ساتھ ذرا تھوڑا سا ایک نیا ذائقہ پیدا ہو جائے گا۔ لیکن ذرا جلدی کرنا۔ اس نے کہا کہ حضور! بس ابھی آیا۔ خیر وہ چلا گیا۔ وہاں جا کر دہی والے کے پاس کھڑا ہوا۔ کچھ باتیں شروع ہو گئیں۔ وہ بھول ہی گیا کہ میں کس لئے آیا تھا۔ کافی دیر ہو گئی اس کو اور جب اس کو یاد آیا تو پتہ لگا کہ کھانے کا وقت تو گزر چکا ہے تو اس نے کہا کہ پھر آج جاتے ہی نہیں۔ کل جائیں گے دوپہر کو جب کھانے کا وقت ہو گا۔ چنانچہ اس نے اندازہ لگایا کہ اب کھانے کا وقت ہو گا۔ مالک بیٹھنے والا ہو گا۔ اس نے دو آنے کی دہی لی اور پلیٹ لے کر بھاگا بھاگا جب کمرے میں داخل ہو رہا تھا تو ٹھوکر لگی اور زمین پہ جا پڑا اور دہی بھی گر گئی تو مالک کو مخاطب ہو کر اس نے کہا "تواڈی کا نیاں نے مار دیا" کہ تمہاری جلدی نے ہمیں مروا دیا۔ نہ تم جلدی کرتے، نہ میں گرتا، نہ یہ دہی ضائع ہوتی۔ تو ایک دن بعد بھی ابھی وہ جلدی تھی۔ تو ایسے تحریک جدید کے سیکرٹری جو افراتفری میں لکھتے ہیں کہ آپ نے کیا مشکل ڈالی ہوئی ہے۔ اتنی جلدی ہم نہیں کر سکتے۔ اب خام رپورٹ ہے تو خام ہی سہی۔ ان کی ایسی ہی مثال ہے لیکن ان کو اگلے سال بھی ہوش نہیں آتی۔ یہ صرف فرق ہے۔ ایک دن بعد ہی سہی یعنی ایک سال بھی اگر وقت کے اوپر رپورٹ بھیج دیں تو میں سمجھوں گا کہ ان کا اس سے ملتی جلتی کچھ مثال تھی لیکن وہ اٹھتے ہی نہیں۔ اس لئے امراء کا فرض ہے کہ آج سے ان کو جگائیں۔ آج سے ان کو کام کا سلیقہ سکھائیں۔ آج سے ان کی نگرانی شروع کر دیں۔ ان کو بتائیں کہ تم نے آئندہ سال فلاں وقت سے ایک مہینہ پہلے ہی رپورٹ تیار کر کے مجھے پکڑانی ہے۔ اور اس میں یہ لکھنا ہے کہ یہ اعداد و شمار اب تک رونما ہو چکے ہیں اور ان کے رونما ہونے کی توقع ہے اور پھر آخری وقت میں ٹیلیگرام کے ذریعے، فیکسز FAXES کے ذریعے آخری ہنگامی اطلاع پہنچائی جا سکتی ہے کہ ان اعداد و شمار کو درست کر لو۔ یہ باتیں بعد میں پیدا ہوتی ہیں تو اس پہلو سے جماعت کو بہت ضرورت ہے کہ اپنے نظام میں توازن پیدا کرے۔ بہت سی جماعتیں بعض شعبوں میں بہت اچھے کام کر رہی ہیں لیکن توازن نہ ہونے کی وجہ سے بعض شعبوں میں وہ پیچھے رہ جاتی ہیں۔

خاص معاملات میں خاص توجہ سے دعا کیا کریں

دوسری بات یہ بیان کرنے والی ہے کہ بارہا میں توجہ دلاتا ہوں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بھول جاتے ہیں۔ دعا کا مضمون ایسا ہے جو ساری انسانی زندگی کی دلچسپیوں پر حاوی ہے اور عمومی دعائیں نہیں بلکہ خاص معاملات کے متعلق خاص توجہ سے دعا کرنا ضروری ہوا کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس میں برکت ملتی ہے۔ اس لئے امراء محض نظام کے خشک نگران نہ بنیں بلکہ ایک زندہ نظام کے زندہ نگران بنیں اور روحانی لحاظ سے ان کا دعا گو ہونا ضروری ہے، ان کا دعا پر ایمان رکھنا، کامل یقین رکھنا ضروری ہے۔ اور ہر مشکل کے وقت دعا کے ساتھ ان کو کام شروع کرنا چاہئے اور دعا کے ساتھ مشکل کشائی کے لئے خدا کے حضور گرنا چاہئے۔ اس طرح آپ کے ہر شعبے میں خدا کے فضل سے غیر معمولی برکت پڑے گی۔ جو لوگ دعا کے مضمون کو بھولتے نہیں، ان کے کاموں میں بے انتہا برکت ہوتی ہے اور ہم نے (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کے میدانوں میں بھی دیکھا ہے جہاں امراء صرف خشک نظام قائم کرتے ہیں، ان کے نظام میں برکت نہیں پڑتی جہاں دعا گو امراء ہیں اور دعائیں کرتے بھی ہیں اور عاجزی کے ساتھ دوسروں کو بھی دعا کی تلقین کرتے رہتے ہیں، درخواستیں کرتے رہتے ہیں، ان کے ہاں غیر معمولی برکت پڑتی ہے۔ پس اپنے جماعتی نظام کو خشک مکینیکل دنیاوی نظام نہ بننے دیں۔ اس کو اپنی دعاؤں سے اپنے آنسوؤں سے، اللہ کی محبت سے تر رکھیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کے کاموں میں حیرت انگیز برکتیں پڑنی شروع ہو جائیں گی۔ آپ کے وقت میں برکت پڑے گی۔ آپ کے کاموں کے پھلوں میں غیر معمولی برکت پڑے گی اور ان کے ذائقے میں برکت پڑے گی۔ ان کی مٹھاس میں برکت پڑیگی۔ انکے باقی رہنے کی صلاحیت میں برکت پڑیگی۔ پس یہ دو نصیحتیں میں آپ کو کرنی چاہتا ہوں یعنی نظام جماعت کے لحاظ سے توازن پیدا کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے نظام سے سلیقہ سیکھیں اور عرش کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ہر اچھے منتظم کے مقدر میں ہوا کرتا ہے۔ وہ نظام مکمل کر دیتا ہے اور پھر عرش پہ بیٹھ جاتا ہے لیکن آپ جس عرش پہ بیٹھے ہیں وہ خدا کے عرش کے قدموں میں رہے گا اور جب تک دعا کے ذریعے اس کا خدا کے عرش سے تعلق قائم نہ ہو وہ عرش کامل نہیں ہو سکتا یعنی آپ کا عرش بے معنی اور بے حقیقت ہو جائے گا۔ پس اس مضمون کو سمجھتے ہوئے عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں صحیح معنوں میں دیرپا حقیقی عرفان عطا کرے اور اس عرفان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہار تشکر و درخواست دعا

خاکسار کے شوہر محترم پروفیسر مسعود احمد عاطف کی المناک وفات پر جس للّٰہی محبت کے ساتھ خاندان حضرت اقدس اور دیگر احباب، خواتین جماعت نے ہمارے گھر تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط، ٹیلیگرام ہمارے ساتھ گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا اور ڈھارس بندھائی اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں پاتی دل ہر ایک کے لئے جذبات تشکر سے لبریز ہے۔ سب کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ وہ جہاں میرے خاوند کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کریں وہاں اس عاجزہ اور اس کے بچوں کو بھی اپنی خاص درد بھری دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح معنوں میں خادم دین بنائے ہر لمحہ و ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ نیز ہم سب کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے صبر جمیل کی نعمت سے نوازے اور آئندہ ہر غم سے محفوظ رکھے

رضیہ درد

دار العلوم ربوہ

راہ حق میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے دونوں بزرگ بھائی (مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب) محترمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب بشیر النس مارکیٹ ربوہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی چچا تھے۔ اس دردناک سانحہ کے وقوع پذیر ہونے پر کثرت سے احباب جماعت نے ان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا اور اندرون ملک اور بیرون ملک بسنے والوں نے اپنے خطوط اور ٹیلیگرامز کے ذریعہ تعزیت کی محترمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ ایسے تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دونوں بزرگوں کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

مکرم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

"مکرم بشارت احمد نسیم امروہی صاحب وکالت تبشیر کے ریکارڈ کے مطابق مندرجہ ذیل ممالک میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ (پاکستان کے علاوہ)

(۱) غانا ۴-۴۶-۲۳ تا ۹-۴۹-۲۳

(۲) بورنیو ۶۳-۲-۲۰ تا ۷۲-۴-۸

(۳) انڈونیشیا ۸۳-۱۱-۱۲ تا ۸۴-۳-۴

۸۹-۱۱-۵ کے روزنامہ الفضل میں مکرم بشارت امروہی صاحب کے متعلق آیا ہے کہ وہ پہلے بورنیو پھر غانا خدمت دین بجالاتے رہے لہذا تصحیح کیلئے ریکارڈ وار سال خدمت ہے۔"

قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں اپنی بلاغتوں۔ اپنے لطائف و نکات اپنے انوار روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے

روزنامہ **الفضل** ربوہ پبلشر: آغا سیف اللہ پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

خبریں

ملکی خبریں

• قومی اسمبلی میں متحدہ اپوزیشن نے وفاقی سطح پر وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

• سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے قریبی ساتھی عبدالحفیظ پیرزادہ نے پاکستان نیشنل پارٹی میں شمولیت کر لی ہے جس کے سربراہ بزنجو مرحوم تھے۔ مسٹر پیرزادہ اس وقت سندھ نیشنل الائنس کے شریک چیئرمین ہیں۔

• معلوم ہوا ہے کہ فرانس پاکستان کو ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ دینے سے دو ٹوک انکار کر دے گا۔ اور اس نقصان کی تلافی کے لئے ایٹمی پاور پلانٹ دینے کی پیشکش کرے گا۔

• جماعت اسلامی کے تین روزہ سالانہ اجتماع میں نواز شریف، جنرل فضل حق اور جنرل ضیاء کے صاحبزادے اعجاز الحق نے شرکت کی۔

• وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بابری مسجد کی جگہ پر مندر تعمیر کرنے کے فیصلے کے خلاف تشویش کا اظہار کیا ہے۔ مذہبی امور کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان اس مسئلہ پر بھارت سے رابطہ قائم کرے گی۔

• نوابزادہ نصر اللہ نے کہا ہے اصغر خان جس اتحاد کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں اس کے بارے میں ابھی یہ واضح نہیں ہے کہ یہ اتحاد ہوگا یا نئی سیاسی جماعت بنائی جائے گی۔

• ماہر قانون مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ دوسری عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے لئے آئین میں مدت کی کوئی قید نہیں۔

• لاہور میں عمران خان کے کینسر ہسپتال کے لئے امدادی ون ڈے کرکٹ میچ پاکستان اور بھارت کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ یہ میچ پاکستان نے چار رنز سے جیت لیا۔

• پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر فخر زمان نے کہا ہے کہ وزیر مصطفیٰ کھر کوٹ ادو کی سیٹ سے پنجاب اسمبلی کا الیکشن لڑیں گے۔

غیر ملکی خبریں

• بلغاریہ کے لیڈر مسٹر ژیف کوف نے اپنے عہدے سے استعفےٰ دے دیا ہے۔ مسٹر ژیف کوف کا استعفےٰ چالیس سال کے عرصے میں گذشتہ ماہ بلغاریہ میں ہونے والے پہلے مظاہرے کے نتیجے میں عمل میں آیا ہے جسمیں عوام نے حکومت کی پالیسیوں کے خلاف ردِعمل کا اظہار کیا۔

• مشرقی جرمنی نے گذشتہ روز اپنے باشندوں پر سے سفر کی پابندیاں ختم کرنے کا تاریخی اعلان کیا۔ اس اعلان کے ہوتے ہی ہزاروں مشرقی جرمن باشندے کاروں بسوں ٹرینوں اور سائیکلوں کے ذریعے مغربی جرمنی میں داخل ہو گئے۔ مغربی جرمنی کے ذرائع کیمطابق ایک لاکھ سے زائد جرمن وفاقی جرمنی میں داخل ہو چکے ہیں کچھ لوگوں نے پیدل سفر جاری رکھا۔ سوویت یونین نے مشرقی جرمنی کے فیصلوں کا خیر مقدم کیا ہے اور تبدیلیوں کو مثبت قرار دیا ہے مغربی جرمنی کے چانسلر مسٹر ہیلمٹ کول جو پولینڈ کا دورہ مختصر کر کے واپس پہنچے ہیں، نے ہزاروں مشرقی جرمنوں سے برلن میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشرقی اور مغربی جرمنی ایک قوم ہیں اور انہیں اپنے مستقبل کیلئے مل کر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلی کا یہ عمل یورپ کا سیاسی نقشہ تبدیل کر دے گا انہوں نے مشرقی جرمنی کی حکومت کو ملک میں اجارہ داری ختم کرنے کی تلقین کی ہے۔

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

(قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا۔)

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۵)

براہ کرم اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جب بھی آپ دفتر وصیت سے خط و کتابت کریں یا چندہ حصہ آمد و حصہ جائیداد جمع کرائیں تو وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح جب آپ کا پتہ تبدیل ہو تو نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو فوری آگاہ کریں۔

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

شربت صدر ـــ نزلہ و زکام کھانسی اور گلے کی خراش کے لئے۔ قیمت ۸/-

راحتِ جان ـــ تبخیرِ معدہ کی مفید و مجرب دوا۔ قیمت ۱۴/-

تریاقِ معدہ ـــ کھانا ہضم کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت ۲/-، ۱۴/-

تریاقِ نزلہ و زکام ـــ نزلہ و زکام کی بلند پایہ دوا۔ قیمت ۷/-

روشن کاجل ـــ آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے۔ قیمت ۵/-

حبوب مفید اٹھراء قیمت ۱۵/-، ۴۵/-

اکسیر اولاد نرینہ قیمت ۵۰/-

زوجامِ عشق قیمت ۱۰۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون: ۶۳۴

دمہ کورس
ASTHMA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۶۰/-

پرانا نزلہ کورس
CATARRH COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

زکام کورس
COLD COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

بندش ناک کورس
NASAL COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

ٹی بی کورس
T.B COURSE
۳۰ روزہ کورس
قیمت ۵۰/-

تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیورٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر
ولد
میاں عبدالسلام
عقب جمال بیکری ربوہ
فون دکان: ۵۵۰ رہائش ۴۹، ۵۴۹

ضرورت اساتذہ
صدیقیہ گرلز ہائی سکول داتا نگر بادامی باغ لاہور کے لئے بی اے بی ایس سی ایف اے، ایف ایس سی ٹرینڈ/ان ٹرینڈ لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول۔ رہائش کا بندوبست ہے۔
ربوہ میں رابطہ: نعیم ورائٹی سٹور
ہیڈ مسٹریس
صدیقیہ گرلز ہائی سکول لاہور

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: 1 - D - ۳ گلشن راوی
• ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگرمل
• رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ
بارعایت خریدنے
کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
فون ۶۳۸۴۹ فون ۵۲۶۶۷
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
رہائش: سی - ۹ - ۱۰ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون: گھر - ۴۳۱ آفس ۵۲۱

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص: مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۳۴۱۳۲
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
الکرم جیولرز
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی
اینڈ
سنز
۶۸۵۵۱۱ :

مرکز احمدیت میں سب سے قدیم اور بااعتماد ادارہ
احباب کی خدمت میں پیش پیش
احمد سٹیلیٹس
ربوہ - پاکستان
فون نمبر ۵۳۵

• نرینہ اولاد سے محروم
• بے اولاد، اٹھراء
• اٹھرا۔ سوکھا، گرمی، گیس
کا
علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ - ۴۳۱

برانچیں:
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah